Grade – 9 Urdu
Multan Board
2018
Group 1

MCQs

سوال نمبر 1۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) ایبٹ آباد میں فوجی افسروں کی مشہور اکیڈمی کا نام ہے: **(1)**

الف-رحمان اکیڈمی

ب- پاکستان اکیڈمی

ج- مارشل اکیڈمی

د- کاکول اکیڈمی

درست جواب: د- کاکول اکیڈمی

(ii) نصابی کتب کے حوالے سے حمد کے شاعر کا نام ہے: **(1)**

الف- علامہ محمد اقبال

ب- مولانا الطاف حسین حالی

ج- مولانا ظفر علی خان

د- امیر مینائی

درست جواب: ب- مولانا الطاف حسین حالی

(iii) نظم "برسات کی بہاریں" کا شاعر ہے: **(1)**

الف- نزیر اکبرآبادی

ب- نظیر اکبر آبادی

ج- اکبر الہ آبادی

د- اکبر آبادی

درست جواب: ب-نظیر اکبر آبادی

(iv) مرزا غالب پیدا ہوئے: **(1)**

الف- دلی میں

ب- لکھنؤ میں

ج- آگرہ میں

د- بنارس میں

درست جواب: ج- آگرہ میں

(v) "اب" کی جمع ہے: **(1)**

الف- ابو

ب- ابا

ج- آباء

د- بابا

درست جواب: ج- آباء

(vi) "ذاکرین" کا واحد ہے: **(1)**

الف- ذاکر

ب- ذکر

ج- مذکر

د- مذکور

درست جواب: الف- ذاکر

(vii) "کشادہ" کا مترادف ہے: **(1)**

الف- کشادگی

ب- فرخ

ج- فراخ

د- فراغ

درست جواب: ج-فراخ

(viii)"راحت" کا متضاد ہے: **(1)**

الف- فرحت

ب- رنج

ج- مقرح

د- فرح

درست جواب: ب- رنج

(ix) "بچھڑا" کی مونث ہے: **(1)**

الف- بچھڑی

ب- بچھڑے

ج- بچھیا

د- بچھڑنا

درست جواب: الف- بچھڑی

(x) ایک صحبت میں مرزا غالب تعریف کر رہے تھے: **(1)**

الف- ذوق کی

ب- مومن کی

ج- بہادر شاہ ظفر کی

د- میرتقی میر کی

درست جواب: د-میرتقی میر کی

(xi) "میاں لڑکے جوان ہوتے نظر نہیں آتے" یہ کہا تھا: **(1)**

الف- سودا نے

ب- جرات نے

ج- غالب نے

د- مومن نے

درست جواب: الف- سودا نے

(xii) الگ جب کبھی باہر جاتے تو اپنا گھر چھوڑ جاتے: **(1)**

الف- سمجھو سیٹھ پر

ب- رام دھن پر

ج- جمن پر

د- گوڈرشاہ پر

درست جواب: ج- جمن پر

(xiii) تجمل کی پرائیویٹ سیکرٹری کا نام تھا: **(1)**

الف- اختر

ب- راشد

ج- بابا

د- رووٗف

درست جواب: د- رووٗف

(xiv) پہاڑی کوۓ کی لمبائی ہوتی ہے: **(1)**

الف- ڈیرھ فٹ

ب- ڈیرھ میٹر

ج- دوفٹ

د- ڈھائی فٹ

درست جواب: الف- ڈیرھ فٹ

(xv) لڑکے نے کو گھر کے دروازے پر پایا تو چکرا سا گیا : **(1)**

الف- ہیڈ ماسٹر

ب- پرنسپل

ج- ماسٹرجی

د- حکیم جی

درست جواب: ج- ماسٹرجی

سوال نمبر2- درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے 10

حصہ نظم

i) آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام ،صبا تیرا

حوالہ متن

نظم کا نام: حمد

شاعر کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی

تشریح:-

شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا انسان کے لئے ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالی کی ذات ایسا وجود نہیں رکھتی جو نظر آئے۔ اس کے باوجود یہ بات انسانی فطرت میں شامل ہے کہ اسے کسی چیز کو دیکھ کر جو خوشی یا یقین ہوتا ہے وہ سنی سنائی بات پہ نہیں ۔ ہر چیز اللہ تعالی کی ذات کے ایک ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ ایک دن آئے گا جب ہر شخص اللہ تعالی کی وحدانیت پر یقین لے آئے گا۔

ii) سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
تیرا تذکرہ ہے، تیری گفتگو ہے

حوالہ متن

نظم کا نام :نعت

شاعر کا نام :امیر مینائی

تشریح:-

شاعر امیر مینائی صبح کے حسین وقت کے حوالے سے حضورؐ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کے سہانے وقت میں جب ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آتے ہیں تو چمن کے خوش گو پرندے بھی آپؐ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں جسکے پاس بھی پاس بھی جائیں وہ رسالت مآب حضرت محمدؐ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ آپؐ کے بارے میں ہر جگہ گفتگو ہو رہی ہوتی ہے۔ کائنات کا ہر ایک ذرہ آپؐ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کو آپؐ سے بےپناہ محبت ہے جس کی وجہ سے اسے لگتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز آپ کی تعریف میں مصروف ہے

iii) سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تابہ ماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی

حوالہ متن

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حاؔلی

نظم کا نام : حمد

تشریح:-

کالے کالے بادل برسنے کو تیار ہیں اور کالی کالی گھٹائیں چاروں طرف رقصاں ہیں یہ سب میرے مولا کے ہی عمدہ کام ہے .یہ اللہ تعالی کے سوا کوئی کر ہی نہیں سکتا اور جب اللہ تعالی بارش برساتا ہے تو ہر جگہ پانی سے بھر جاتی ہے پھر پانی کے اندر کی مخلوق اور باہر دونوں ہی لطف اندوز ہوتے ہیں.

iv) ہے تیرے گلستاں میں بھی فصل خزاں کا دور
خالی ہے جیب گل زر کامل عیار سے

حوالہ متن

نظم کا نام : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبال

تشریح:-

علامہ اقبال امت مسلمہ کے زوال کے حوالے سے ہمیں تنبیہ کر رہے ہیں اور دعوت عمل بھی دے رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ اس لیے پستی اور زوال میں گھر گئے ہیں۔ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس وقت مسلمان زوال سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ آپس میں اتحاد و اتفاق ہو اور مسلمان تفرقہ بازی چھوڑ کر ایک ہو

جائیں جب اسلام نے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ تو آپس میں پھوٹ نہیں ڈالنی چاہیے محبت اور پیار سے رہیں گے تو کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ہم ترقی بھی اسی صورت کر سکتے ہیں

حصہ غزل

i) ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

حوالہ متن

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح:-

میر تقی میر نے اس شعر میں زندگی کی حقیقت بیان کی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی عارضی ہے اس کو دوام حاصل نہیں ہے .ہماری زندگی حقیقت پانی کے بلبلے کی طرح ہیں جس طرح پانی کا بلبلہ وجود میں آتے ہی فنا ہو جاتا ہے .اس طرح ہماری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب ختم ہو جائے .اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے شاعر کہنا چاہ رہا ہے کہ ہمیں یہ بات نہیں نظر انداز کرنی چاہیے کہ سب ایک نہ ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ہے .تو اس دنیا سے دل لگا نے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس دنیا میں رہ کر ایسے کام کرو جو آخرت کی زندگی میں تمہارے لیے فائدہ مند ثابت ہو اپنی اس عارضی اور وقتی زندگی میں ہمیں خود کو آخرت کی زندگی کے لئے ہر دم تیار رکھنا چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہیے

ii) برہمن کو باتوں کی حسرت رہی
خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

حوالہ متن

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتشؔ

-:تشریح

برہمن ہندوں کی سے سب سے اونچی ذات ہے جو کہ بت پرست ہیں - انسان جس چیز کی عبادت کرتا ہے اس کے بارے میں چاہتا ہے کے اسکے زیادہ سے زیادہ قریب رہے - اپنی بات اس سے کہہ سکے اور اسکے خیالات جان سکے - یہاں شاعر اسی حوالے سے برہمن کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ اسے اپنے آقاؤں سے بات کرنے کی حسرت ہی دینی کیوں کی اللہ نے بتوں کو قوت گویا ئی نہیں دی اگر قوت گویائی دی ہوتی تو برہمن اپنے بتوں کے خیالات جان سکتے - اسی طرح شاعر کا محبوب بھی اس پر نظر کرم کرنے سےدریغ کرتا ہے - شاعر نے -تو اپنے دل کی بات کا اظہار کیا لیکن اسکے محبوب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا جیسے بت ہو

iii) کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

حوالہ متن

شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفَر

ان اشعار میں شاعر اپنی زندگی اور قسمت پر شاکر دکھائی دے رہا ہے۔ کیونکہ وہ زندان میں تھے اور کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں اگر میں قید خانے میں ہوں جس طرح بلبل کو جس طرح قید میں ڈالا جائے تو اسے بھی خالی سے یا شکاری سے کوئی گلہ نہیں اس طرح شاعر بتا رہا ہے کہ اگر میں قید ہوں تو یہ میری قسمت میں تو مجھے کوئی فکر نہیں ہے اس شعر میں بلبلشاعر کی اپنی ذات باغباں سے قرار دوست احباب اور صیاد سے مراد فرنگی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ مجھے نہ انگریزوں اور عزیزواقارب سے گلہ ہے نہ کسی اور شے سے اس میں کوئی قصور نہیں اپنی تباہی کا گلہ نہیں ہے۔ اس شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالی سے مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا نہایت مایوسی محرومی اور بے کسی سے شاعربتا رہا ہے کہ اس کی زندگی سے خواہشات اور الجھنیں ختم ہوچکی ہے اور کہہ رہا ہے کہ حسرتوں اور خواہش کو کہہ دو کہیں اور جا بسے زندگی کے دن گن گن کر گزار رہا ہوں کہ بس اب خُم کہ تب خمُ

بادشاہ ظفر جو ہے وہ اپنے آپ کو یاد تو کر کے کہہ رہ ہا ہےکہ میں کتنا بد نصیب ہوں کہ مجھے اپنے ہی گھر میں اپنے لیے دو گز زمین بھی میسر نہ ہوئی جس زمین پر حکومت کی اسی میں قید ہو کر آخری زندگی گزار دی مجھ جیسا بدنصیب اور کون ہوگا

سوال نمبر3- نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- **10**

الف- کفار نے جب آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا- آنحضرتؐ اُن کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کعبے کو دیکھا اور فرمایا : "مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے"- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے قرارداد ہوچکی تھی- دونوں صاحب جبل ثور کے غار میں جاکر پوشیدہ ہوئے- یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے-

حوالہ متن

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

سبق کا نام: ہجرت نبویﷺ

الفاظ کے معنی: محاصرہ گھرا ہوا

عزیز پیارا

پوشیدہ چھپا ہوا

بوسہ گاہ خلائق مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے

تشریح:-

یہ اقتباس نصابی کتاب میں شامل سبق ہجرت نبویﷺ کے آغاز سے لیا گیا ہے- حضور اکرمﷺ کو ہجرت مدینہ کا حکم ہو چکا تھا اور آپ ہجرت کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے

اسلام کے ابتدائَ دور میں دین حق پیش کرنے کے جرم میں مسلمانو پہ کافروں نے ظلم کی انتہا کر دی تھی تب اللہ نے مسلمانوں کو پُر امن مقام یعنی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا -اِدھر قریش نے دیکھا کہ مُسلمانوں کے اس طرح ہجرت کرجانے سے نہ صرف مسلمان مضبوط تر ہوتے جارہے ہیں۔ بلکہ اسلام بھی پھلتا پھُولتا جارہا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے بہت سی تجاویز کفار مکہ نے پیش کیں۔ ایک نے کہاکا حضُور کو زنجیروں سے باندھ کر کسِی کوٹھری میں قید کردیا جائے۔ دوسرے کافر نے مشورہ دیا کہ انہیں ملک بدر کر دینا ہی بہت ہے -ابوجہل نے کہا کہ اِس طرح کیا جائے کہ ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی مل کر اکٹھے حضُور پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیں

ب- یہ کوئی معّما نہیں ہے- سنُیے !جیسا کہ آپ جانتے ہیں، آج تو سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے اس خستہ اوربدنما مکان میں رہتا تھا -اور بہت کم لوگ مجھے جانتے تھے اور جو جانتے تھے ،انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں مفلس، قلاش اور گمنام مصورّ ہو ں.

حوالہ متن

سبق عنوان: لہو اور قالین

مصنف کا نام: مرزا ادیب

معّما راز

خستہ بدصورت

مفلس غریب

قلاش بے نام

تشریح :-

یہ اقتباس نصابی کتاب میں شامل سبق "لہو اور قالین"کے درمیان سے لیا گیا ہے.جس معاشرے میں موجود ریّا کاروں کرداروں کی منافقت کو بے نقاب کیا گیا ہے -مّصور اختر اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں سردار تجمل کو بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ میں جب گمنامی اور مفلسی کی زندگی بسر کررہا تھا۔ تب آپ نے مجھے اپنے پاس ٹھرانے کی پیشکش کردی تاکہ فکرِ دنیا سے بے نیاز ہو کر ان کی خدمت کر سکوں

آپ سب کچھ سمجھ جائیں گے یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے -سُنیے !جیسا کہ آپ جانتے ہیں آج سے دو سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے خستہ اور بد نُما مکان میں رہتا تھا۔بہت لوگ مجھے جانتے تھے اور جو جانتے تھے انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں ایک غریب، مفلس اور ح گمنام مّصور ہو ں -میں نے لاتعداد تصویر بنائی تھی مگر وہ تمام کی تمام کوڑیوں کا نیلام گھروں میں پہنچ کر کوڑیوں کے بھاؤ بک چکی تھیں۔

سوال نمبر4- کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے- **10**

i) مرزا غالب کے اخلاق کے مالک تھے ؟

جواب: مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جو اُن سے ملنے جاتا تھا ،بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ان سے ایک دفعہ ملتا اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔

ii) انسان کب سخت کا ہل اور وحشی ہو جاتا ہے ؟

جواب: جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کاج محنت مزدوری میں محنت و چستی نہ کرے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے-

iii) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: خواجہ باسط نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام آہ ہے اور مرزا صاحب کا کلام واہ ہے -

iv) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا ؟

جواب: الگو چودھری نے فیصلہ سنایا کہ زیادتی سراسر شیخ چمن کی ہے کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے تمہیں چاہئے کہ خالہ جان کو ماہوار گزارےکا بندوبست کر دو۔

v) مضمون نگارمرزا فرحت اللہ بیگ نےکونساامتحان دیا تھا ؟

جواب: مضمون نگارمرزا فرحت اللہ بیگ نے لا کلاس کاامتحان دیا تھا.

vi) مصنف کرنل محمد خان کو کس قسم کا بنگلہ رہنے کو ملا تھا ؟

جواب: مصنف کو بہت شاندار اور وسیع بنگلہ ملا تھا.

vii) کونسا بندہ حمد سرا ہے ؟

جواب: ایک بندہ نافرمان حمد سرا ہے.

viii) جیب گل کس چیز سے خالی ہے ؟

جواب: جیب گل زر کامل عیار سے خالی ہے.

سوال نمبر 5- کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں 5

i) کاہلی

اس سبق میں سرسید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج سے جی چرانا کاہلی ہے،روزمرہ کے کام ،محنت سے کام نہ کرنا ،چلنے پڑھنے میں سستی کرنا کاہلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینا بہت بڑی کاہلی ہے ۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لئیے انسان کو ہرممکن محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر آتی ہیں وہ محنت کے بجائے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں وہ جانوروں کی مانند ہو جاتے ہیں ۔

اگر انسان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہ کر دلی قویٰ کو بیکار کر دے تو وہ کاہل ،اور حیوان بن جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو قوت عقل کام میں لانے کا موقع نہیں مل رہا اس کا سبب کاہلی ہے۔ ہمیں کاہلی دور کرنے کی فکر کرنی چاہیے کیوں کہ اس کے بغیر قوم کی ترقی ممکن نہیں۔

کاہل افراد ہر کسی کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں کاہل افراد کی وجہ سےبہت سے مسائل پیدا ہو چکے ہیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر ایک ایسا انسان جس کی آمدنی اور اخراجات برابر ہو اور اسے حاصل کرنے کے لئے اسے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دے تو اس میں سستی اور کاہلی جنم لینے لگتی ہے۔

سرسید احمد خان نے اس مضمون میں کاہلی جیسی عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کاہلی میں پڑھ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے

ii) قدر ایاز

کرنیلوں کو رہائش کے اچھے خاصے سی کلاس بنگلے ملتے ہیں۔ مجھےخوش قسمتی سے ایک ایسا بنگلہ ملا جو اپنے آپ میں ایک انتخاب تھایعنی مجھے جو کرنیلوں میں امتیاز حاصل تھا۔ میرے بنگلے کو بنگلوں میں وہی معیار حاصل تھا۔

سلیم میاں جو ابھی ابھی میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔ وہ بھی باقی کرنل زاروں کی طرح بے فکری سے دوستوں کے ساتھ بیڈمنٹن کھیلتا۔ پھر سرشام ٹی-وی کے سامنے بیٹھ جاتا۔ تھوڑی دیر بعد ہی بخش رونی شکل بنا کر آیا اور مجھے بتایا کہ سلیم میاں نے میری بہت بے عزتی کی ہے۔ میں گنوار ,جاہل اور دیہاتی بولا ہے سلیم میاں نے۔
اسی اثنا میں سلیم بھی باہر آ گیا اور میں نے خاموشی سے بنوں کی طرف میں نے خاموشی کی خاموشی سے دونوں کی طرف سے سنا .پھر سو چا یہ معاملہ ایک چائے کی پیالی میں سمو سکتی ہے۔ انہوں نے سلیم میاں کو ایک کہانی سنائی۔کہ ایک لڑکا پرائمری سکول پاس کر کے شہر کے ہائی اسکول میں داخل ہوگیا۔ ان دونوں پتلون پہنا بہت کم نظر آتے تھے۔ بس پورے سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر صاحب تھے .جو پینٹ کوٹ پہنتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ماسٹر صاحب شکار کھیلتے ہوئےاس کے گاؤں جا نکلے انہیں کچھ نہیں سمجھ آرہی تھی کہ کیسے خدمت مدارت کریں .ان کے لئے رنگیلی چارپائی بچھائی گئی .تازہ مکی کے بھٹے بنوا کے لائے گئے .گاؤں کا نائی ماسٹر جی کے پاؤں دبانے لگا۔سلیم کان پر ہاتھ رکھ کر بولا شکر ہے اللہ کا ہم دیہات میں نہیں رہتے جہاں لوگ نہانے کے لئے مسجد میں جاتے ہیں مویشیوں کے ساتھ سوتے ہیں۔ اللہ اس دیہاتی زندگی سے بچائے چھوٹے چوہدری کا بتائیں وہ تو شرم سے مر جاتا اگر میں اس کی جگہ ہوتا۔

چوہدری جیتا رہا پھر اس نے پڑھ کر فوج جوائن کرلی۔اچھا سلیم حیرت سے ابا جان اسے بلوائیں نہ ہم نہیں ہنسیں گے۔ اس پر میں نے بازو پھیلا دیئے سلیم حیرانی سے مجھے دیکھتا رہا پھر پھر مجھ سے لپٹ گیا سلیم اور علی بخش کی آنکھوں میں پانی تھا اور دیہاتی کے لئے محبت کی چمک تھی ایاض اپنے اصلی لباس میں بھی ایسا معبوت نظر نہیں آتا تھا۔

سوال نمبر ٦۔ نظم"حمد" کا خلاصہ یا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیے۔ **5**

:مرکزی خیال

،نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالی کی ذات ہر چیز کی پیدا کرنے والی ہے تمام کارخانۂ قدرت بس اسی کی قدرت سے چل رہا ہے۔ اُس کی ذات اتنی بڑی ہے کہ انسان نہ اُس کی صحیح طرح سے تعریف کر سکتا ہے اور نہ اس کی بندگی کا حق ادا کرسکتا ہے ۔بس زیادہ سے زیادہ اس کے اختیار میں یہی ہے کہ اس کی وحدانیت کو دل سے تسلیم کرے اور اس کے احکام کو ماننے کی کوشش کرے کیونکہ اول و آخر وہی ہے۔ جو یہ راز پا جاتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

:خلاصہ

نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ دنیا میں ہمارے کام اُسی کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں پر بھی اُسی کا قبضہ ہے اور اِس کی نشانی یہ ہے کہ گناہ گار سے گناہگار اور نافرمان لوگ بھی اس کی حمد کرتے ہیں ۔حالات کے ہاتھوں یا اپنی فطری کمزوری کے باعث اگر وہ کسی وقت خدانخواستہ اللہ سے شکوہ کر بھی بیٹھیں تو بالآخر اُسی کی طرف لوٹ آتے ہیں ۔ اللہ کا حق سب پر مقدم ہے ۔لیکن اُس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ اس کے بارے میں کچھ کہنا اور صحیح کہنا انسان کے بس کی بات نہیں جو اُس کو نہیں جانتے وہ تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتے اور جو جان لیتے ہیں وہ بھی اپنے ناقص علم کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارے۔ جو لوگ یہ راز پا جاتے ہیں، دنیا کی شان و شوکت ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور وہ سادگی اور درویشن کو اپنی کُل کائنات جانتے ہوئے مطمئن اور بہتر زندگی گزار جاتے ہیں۔ اللہ تعالی کی عظمت اور وحدانیت کا پیغام ہر دل تک پہنچ کررہے گا۔ حالی نے یہ باتیں صرف شاعری کی حد تک نہیں کی ہیں بلکہ دوسروں سے ہٹ کر اپنے دل کی آواز کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے

سوال نمبر 7۔ اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیے جس میں اسے پڑھائی کی طرف مکمل توجہ دینے کی نصیحت کرے - **10**

کمرہ امتحان
ا،ب،شہر
۲۰ فروری ۲۰۱۷ء۔

عزیز شیراز!

السلام علیکم!

مجھے کل تمہارے استاد محترم کا خط ملا۔ اس خط نے میرے قلب و جگر میں اندیشہ ہائے دور دراز کا ملاطم پیدا کر دیا ہے۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک باعزت اور باوقار خاندان کا فرزند ایسا کر سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے خاندان کی عزت خاک میں مل جائیں تھمار ے استاد محترم نے لکھا ہے کہ تم برے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتے رہتے ہو دوستوں کے ساتھ سینما بھی باقاعدگی سے جاتے ہیں اور انٹرنیٹ کلب بھی تھمارا مستقل ٹھکانہ ہے۔ اس کے علاوہ تم نے مزید ترقی کی ہے کہ سگریٹ نوشی کی عادت میں مبتلا ہوچکے ہوں۔ تم پڑھائی میں دلچسپی نہیں لیتے کمرہ جماعت میں بھی ذہنی طور پر غیر حاضر رہتے ہو یہ سب کچھ پڑھ کر اور جان کر مجھے دلی طور پر انتہائی صدمہ پہنچا ہے میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن میں میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں تم ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں جو علاقے بھر میں اپنی عزت و شرافت کی وجہ سے مشہور ہیں تو خود ہی بتاؤ کہ ہم نے تمہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے یا کہ آوارہ گردی کرنے کے لئے تمہیں یہ معلوم ہے کہ والد صاحب انتہائی با اصول اور ایک خاص طرز زندگی کے مالک ہیں اگر انہیں تمہارے کرتوتوں کا پتہ چل جائے ۔تو تم خود ہی بتاؤ کہ ان کے دل پر کیا گزرے گی ہم تو یہ امید کیے بیٹھے ہیں کہ تم پڑلکھ کر جہاں اپنی زندگی سنوارو گے۔وہاں خاندان کا نام بھی روشن کرو گے یاد رکھو برا ماحول اور غلط سوسائٹی انسان کو تباہ برباد اور ذلیل و خوار کر کے رکھ دیتی ہے انسان ذہنی خلفشار کا شکار ہوجاتا ہے۔ میں تمہارا بڑا بھائی ہو بڑا بھائی باپ کی حیثیت رکھتا ہے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمام باتوں سے باز آ جاؤ

والد صاحب مشکل سے تمہارے تعلیمی اخراجات پورے کر رہے ہیں والدہ صاحبہ نے بھی تمہارے روشن مستقبل کے لئے کی امیدیں وابستہ کر رکھی ہے امید ہے کہ تم میری باتوں پر عمل کرو گے ان تمام کاموں کو چھوڑ دو تمہارا فائدہ اسی میں ہے نیک کام کرنے سے ہی انسان دنیا اورآخرت میں فلاح و کامیابی حاصل کرسکتا ہے مجھے یقین ہے کہ تم میری نصیحت پر عمل کرو گے سب گھر والوں کی طرف سے سلام وپیار۔

نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ

تمہارا بھائی
ی،ے

یا

سوال نمبر 7. ہیلتھ آفیسر کے نام محلے کی صفائی کے لیے درخواست لکھیے. **10**

بخدمت جناب ہیلتھ آفیسر صاحب جھنگ کارپوریشن

جناب عالی !

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں خاکروبوں نے آنا چھوڑ دیا ہے۔ ہر گلی اور کوچے میں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف بدبو ہی بد بو پھیلی ہوئی ہے۔ اس پر مزید یہ کہ برسات کے موسم میں تو محلے کی حالت اور زیادہ بری ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلنے کا خدشہ رہتا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ محلے سے غلاظت اٹھوا کر صفائی کا انتظام فرمائیں اور اہل محلہ کو بیماریوں سےبچائیں ۔

۱۸ دسمبر ۲۰۱۸ء

العارض

ا،ب،ج

سوال نمبر 8۔ ایک کہانی لکھیے جس کا عنوان "جھوٹ کی سزا" ہو۔ 5

"جھوٹ کی سزا"

ایک نوجوان دریا کے کنارے اپنے بھیڑیں چرارہا تھا۔ اسے عادت تھی کہ کبھی کبھی مستی میں آ کر چلاتا "!شیر آیا شیر آیا"۔ ڈورو اردگرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے سنتے تو لاٹھیاں کلھاڑیاں لے کر دوڑ پڑتے مگر جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر بھیڑیانہ پا کر گڈریے سے پوچھا !میاں کہاں ہے شیر؟۔ گڈریا ہنس دیتا اور کہتا میں نے دل لگی کی تھی ،شیر کے لیے تو میں ہی کافی ہوں۔ شیرآئے تو جان سلامت نہ لے کر جائے گا۔ چند بار تو لوگ گڈریے کی پکار سن کر پہنچ جاتے رہے ،مگر گڈریے کی روزکی پکار سے تنگ آ گئے۔ اب اس کی پکارکو سب جھوٹ سمجھتے اور کوئی ادھر توجہ نہ دیتا۔

خدا کاکرنا کیا ہوا کہ ایک دن سچ مچ شیر آگیا۔ بھیٹروں کا گلہ دیکھا تو خوش ہو گیا۔ بڑھ کر ایک بھیڑ کے پنجہ مارا بھیڑ کی گردن ٹوٹ گئی اورمرکر ڈھیر ہوگئی۔ گڈریے نے شور مچایا، مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔

گڈریا لاٹھی لہراتا ہوا آگے بڑھا تو شیر نے ایک ھی جست میں اس کی گردن بھی مروڑ دی۔ بھیڑیں بھاگ رہی تھیں اور شیر ان کا شکار کررہا تھا۔ آخر سارا کا سارا گلہ شیر کا شکار بن گیا۔

سورج غروب ہو گیا ہر طرف اندھیرا چھا گیا نہ گڈریا آیا نہ بھیڑوں کا گلہ، گڈریے کے رشتے داروں نے رات بہت بےچینی سے گزاری۔ صبح ہوتی ہی ڈھونڈنے کو نکل کھڑے ہوئے۔ چراہ گاہ میں پہنچے تو مردہ بھیڑوں اور مرے ہوئے گڈریے کے سوا کچھ نہ تھا۔ گڈریے کو جھوٹ کی سزا مل چکی تھی اور بھیڑیں مفت میں جان گنوا چکی تھیں۔

یا

سوال نمبر 8۔ مریض اور طبیب کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے 5

مریض: حکیم صاحب !السلام علیکم۔
طبیب: وعلیکم السلام !تشریف رکھیے۔
مریض: حکیم صاحب !تشریف رکھنا ہیں تو مشکل ہے۔
طبیب: کیوں بھئی ایسی کیا تکلیف ہو گئی ہے۔
مریض: رات بھر سو نہیں سکا بےسکونی رہی۔ ملیریا کی شکایت لگتی ہے۔
طبیب: ملیریا کیسے ہوگیا؟
مریض: حکیم صاحب ہمارے علاقے میں گندگی بہت ہے جس کی وجہ سے مچھر بھی بہت ہیں۔ ساری رات خون چوستے رہتے ہیں۔ ملیریا نہ ہو تو کیا ہو؟
طبیب: ہاں بھئی بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن مچھروں سے بچاؤ کی تجاویز تو کرسکتے ہونا ۔
مریض: حکیم صاحب !کیسے آپ ہی کوئی تجویز دیں ۔
طبیب: سب سے پہلے تو علاقے کے ناظم کو اطلاع کرو گندگی ہٹاؤ پھر مچھر مار سپرے کروائیں۔ اور تم لوگ اپنے گھروں میں مچھر دانی کا استعمال کرو پانی کو ڈھک کر رکھو ۔ اسی طرح ہی تم اس بیماری سے خود کو بچا سکتے ہو ۔
مریض: جی بہتر حکیم صاحب آپ کے مشورے پر عمل کروں گا ۔
طبیب : اب میں تمہیں ادویات دیتا ہوں انہیں باقاعدگی سے لیتے رہنا انشاءاللہ بہتر ہو جاؤ گے۔
مریض: شکریہ حکیم صاحب، اب اجازت چاہتا ہوں۔
طبیب: اللہ حافظ
مریض: اللہ حافظ

سوال نمبر9- جملوں کی درستی کیجیے- **5**

(i)علی نے شاگر پڑھایا

علی نے شاگر کو پڑھایا

(ii)عورتوں نے کہا ہم آتی ہیں

"عورتوں نے کہا "ہم آتی ہیں

(iii) سائرہ نے عمر مارا

سائرہ نے عمر کو مارا

(iv) سامان ،مکانات ، دکانیں سب کچھ جل گئے

سامان ،مکانات ، دکانیں سب کچھ جل گئیں

(v) کاغذی خچر دوڑانا

کاغذی گھوڑے دوڑانا

یا

سوال نمبر9- درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں **5**

(i)......آبیل

آبیل مجھے مار

(ii) .....سوت نہ کپاس

سوت نہ کپاس جولا ہے سے لٹھم لٹھا

(iii) ......بوڑھی گھوڑی

بوڑھی گھوڑی لال لگام

(iv) ......الٹے بانس

الٹے بانس بریلی کو

(v) ......بارہ برس دلی میں رہے

بارہ برس دلی میں رہے اور بھاڑ جھونکا

Grade – 9 Urdu
Multan Board
2018
Group 2

MCQs

i) سکان کا واحد ہے: **(1)**

الف- ساکن

ب- سکن

ج- ساقی

د- مسکن

درست جواب: الف- ساکن

ii) ملک کی مونث ہے: **(1)**

الف- مالکہ

ب- ملکہ

ج- شہزادی

د- شہزادن

درست جواب: ب- ملکہ

iii) " تقدیم" کا متضاد ہے: **(1)**

الف- مخالف

ب- ضعف

ج- تاخیر

د- تقدیر

درست جواب: ج- تاخیر

iv) " عاقل" کا مترادف ہے: **(1)**

الف- شوق

ب- خوشی

ج- اعتماد

د- دانا

درست جواب: د- دانا

v) حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان ________ کی طرف کرنے کا حکم دیا: **(1)**

الف- مکے

ب- مدینے

ج- طائف

د- یمن

درست جواب: ب- مدینے

vi) فواکہ میں والد کو بہت مرغوب تھا: **(1)**

الف- خربوزہ

ب- تربوز

ج- آم

د- آڑو

درست جواب: ج- آم

vii) قوم کی بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے: **(1)**

الف- کاہلی چھوڑ کر

ب- فکرمندی چھوڑ کر

ج- خوش وخرم رہ کر

د- پریشان رہ کر

درست جواب: الف- کاہلی چھوڑ کر

viii) سانحہ پشاور پر پیش آیا: **(1)**

الف- 13 دسمبر2014 کو

ب- 14 دسمبر2014 کو

ج- 15 دسمبر2014 کو

د-16 دسمبر2014 کو

درست جواب: د-16 دسمبر2014 کو

ix) بحوالہ سبق "قدر ایاز" الغرض ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویہ سے تھا: **(1)**

الف- مدبرانہ

ب- امیرانہ

ج- خاکسرانہ

د- عاجزانہ

درست جواب: ب- امیرانہ

x) سبق " آرام وسکون" میں گھریلو ملازم کا نام تھا: **(1)**

الف- کلو

ب- للو

ج- بلو

د- ٹلو

درست جواب: ب- للو

xi) سبق "نصوح اور سلیم کی گفتگو" میں اکیلے بیٹھے: **(1)**

الف- شطرنج کھیل رہے تھے

ب- کھانا کھا رہے تھے

ج- کتاب پڑھ رہے تھے

د- لکھ رہے تھے

درست جواب: الف- شطرنج کھیل رہے تھے

xii) ________ کے لغوی معنی سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں: **(1)**

الف- مطلع

ب- مقطع

ج- ردیف

د- قافیہ

درست جواب: ج- ردیف

xiii) تشبیہ کے ارکان کی تعداد ہے: **(1)**

الف- تین

ب- پانچ

ج- سات

د- آٹھ

درست جواب: ب- پانچ

xiv) اصطلاح میں غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو کہا جاتا ہے: **(1)**

الف- مطلع

ب- مقطع

ج- ردیف

د- قافیہ

درست جواب: الف- مطلع

xv) " موج" کی جمع ہے: **(1)**

الف- مواج

ب- موجی

ج- موجیں

د- امواج

درست جواب: د- امواج

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے 10

حصہ نظم

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

نظم کا نام: حمد

شاعر کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی

تشریح:-

شاعر خواجہ الطاف حسین حالی اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ تیری ذات کے بارے میں جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر میں کیونکہ تیری ذات کے راز آج تک کوئی نہ بتا سکا.اے اللہ !محرم و نامحرم اور واقف و نا واقف میں کوئی فرق نہیں رہا کیونکہ جس پر تیری حقیقت کا راز کھولا ہے وہ بھی تیری حکمتوں سے ناآشنا ہے۔ اس کا اتنا علم نہیں جتنا جو تو جانتا ہے اللہ .اس لیے محرم و نامحرم دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالی کی ذات کے بارے میں ہمارا علم بہت محدود اور ناقص ہے۔

سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
تیرا تذکرہ ہے، تیری گفتگو ہے

نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:-

شاعر امیر مینائی صبح کے حسین وقت کے حوالے سے حضورؐ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کے سہانے وقت میں جب ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آتے ہیں تو چمن کے خوش گو پرندے بھی آپؐ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں جسکے پاس بھی پاس بھی جائیں وہ رسالت مآب حضرت محمدؐ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ آپؐ کے بارے میں ہر جگہ گفتگو ہو رہی ہوتی ہے۔ کائنات کا ہر ایک ذرہ آپؐ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کو آپؐ سے بےپناہ محبت ہے جس کی وجہ سے اسے لگتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز آپ کی تعریف میں مصروف ہے-

پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

نظم کا نام: برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی

تشریح:-

ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ بارش کے اس موسم میں چلنے والی ہوا کی وجہ سے ہر طرف سبزہ لہلہا رہا ہے۔ درختوں کی شاخیں اور پتے جھوم رہے ہیں۔ ایک رونق سی ہے جو باغوں اور کھیتوں میں آگئی ہے۔ پتوں اور گھاس پر پڑے بارش کے قطرے موتی لگ رہے ہیں اور خوب چمک رہے ہیں۔

شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو
نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے

نظم کا نام: پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال تشریح علامہ اقبالؒ

تشریح:-

علّامہ اقبال امت مسلمہ کے اخوت اور بھائی چارے کے حوالے سے کہتے ہیں کہ مسلمان بھائی چارے اور باہمی محبت سے رہیں -مگر وہ کہیں نسلی گروہ، کہیں ذات پات کی تفریق اور کہیں رنگ اور مذہبی فرقے کا امتیاز ہے- علامہ کہتے ہیں کہ وہ شاخ جو درخت سے الگ ہو جاتی ہے اس ٹہنی پر زوال کی حالت طاری رہتی ہے۔ اس پر پھل پھول کبھی نہیں آتے ہے۔ اس پر ہمیشہ صردنی چھائی رہتی ہے-اقبال اس شعر میں ہمیں سبق دے رہے ہیں کہ درخت سے ٹوٹی شاخ ہمیشہ خزاں رسیدہ ہو جاتی ہے۔ اس طرح ملت اسلامیہ سے منسلک رہ کر ہی آپ دین کی سربلندی حاصل کرسکتے ہو دور ہوکر اپنی پہچان تک اپنی پہچان تک بھول جاؤ گے۔ قرآن پاک میں ہے کہ جس طرح عمارت قائم رکھنے کے لئے اینٹوں کا ربط قائم ہونا ضروری ہے۔ اُسی طرح مسلمان بھی عمارت کی مانند ہیں-ایک دوسرے سے اتحاد میں ہی ملتِ اسلامیہ کی بقا ہے-

حصہ غزل

میں جو بولا ،کہا کہ یہ آواز
اُسی خانہ خراب کی سی ہے
شاعر کا نام: میرتقی میؔر
تشریح-:
،اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ دنیا کی ساری رونق اور چہل جذبات کے ہی دم سے ہے۔ اگر خوشی ،غم، محبت نفرت، خوف جیسے جذبات اس دنیا میں نہ ہو تو دنیا کی رونق ماند پڑ جائے۔ شاعر یہاں اپنے محبوب کی بیگانگی کا ذکر کررہا ہے کہ وہ مجھ سے اتنا لاتعلق ہو چکا ہے کہ اسے میری آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ وہ میری آواز کی پہچان بھی بھول چکا ہے -میری آواز سن کر شک و یقین کے دوراہے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ شاعر کے لیے یہ بات پریشانی کا باعث ہے کہ محبوب اسے اس قدر بھول چکا ہے کہ اب آواز کی پہچان بھی ختم ہو چکی ہے-
زنخداں سے آتش محبت رہی
کنواں میں مجھے دل ڈبویا کیا
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش
تشریح :-
انسانی زندگی احساسات کا نام ہے .اور شاعر بہت حساس ترین شخص ہے-وہ اپنے خیالات کو الفاظ کا رنگ دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کمال ہے دل کی بات لبوں پر اور قلم کی نوک پر لا کر آتش کہتے ہیں کہ میری شاعری کی کھیتی ہر وقت سر سبز و شاداب رھی۔ میری شاعری ہمیشہ اچھی رہی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا پھر بھی یہ سرسبز و شاداب ہے۔ یہ میرے لئے عطیہ خداوندی ہے-شاعر اپنے محبوب کی تعریف میں کچھ اس طرح سے کہہ رہا ہے کہ میرے محبوب کی ٹھوڑی اتنی خوبصورت ہے کہ میں اسی میں ڈوبتا ہی جارہا ہوں اس میں میرا دل جو ہے وہ ڈوب چکا ہے عاشق کو اپنے محبوب لی اک ای ادا دیوانہ بنادی ہے
ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرہ کیا ہے
شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالب
تشریح:-
غالب اس شعر میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میرا محبوب میری طرف سے بہت زیادہ لاپرواہی بھرتا ہے اور وہ میری طرف نظر التفات نہیں کرتا تو میرا دل بہت پریشان اور بیزار ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میرا محبوب میرے سامنے آئے میں اس کے دیدار کے لیے کب سے بے چین ہو نر اللہ تعالٰی سے شاعر مخاطب ہوکر کہتا ہے یا اللہ یہ کیسا منظر ہے یہ کیا قصہ ہے کہ میں اس کی راہ تک رہا ہوں اور دل بہت بیزار ہے لیکن وہ میرے سامنے نہیں آتا

سوال نمبر3: نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- **10**

الف(ترکش سے فائل کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں جواب میں نہیں نکلا لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

سبق کا نام: ہجرت نبویﷺ

:خط کشیدہ الفاظ کے معنی

گراں بہا قیمتی

معاوضہ قیمت

دھنس گھس جانا

تشریح:-

یہ اقتباس نصابی کتاب میں شامل سبق ہجرت نبویﷺ کے آغاز سے لیا گیا ہے- حضور اکرمﷺ کو ہجرت مدینہ کا حکم -ہو چکا تھا اور آپ ہجرت کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے

اسلام کے ابتدائ دور میں دین حق پیش کرنے کے جرم میں مسلمانوں پہ کافروں نے ظلم کی انتہا کر دی تھی .تب اللہ نے مسلمانوں کو پُر امن مقام یعنی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا .اِدھر قریش نے دیکھا کہ مُسلمانوں کے اس طرح ہجرت کرجانے سے نہ صرف مسلمان مضبوط تر ہوتے جارہے ہیں. بلکہ اسلام بھی پھلتا پھُولتا جارہا ہے. اس مسئلے کے حل کے لئے بہت سی تجاویز کفار مکہ نے پیش کیں. ایک نے کہاکا حضُور کو زنجیروں سے باندھ کر کسِی کوٹھری میں قید کردیا جائے. دوسرے کافر نے مشورہ دیا کہ انہیں ملک بدر کر دینا ہی بہت ہے -ابوجہل نے کہا کہ اِس طرح کیا جائے کہ ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی مل کر اکٹھے حضُور پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیں.

سراقہ بن جحشم نے جب انعام کا سنا دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں گھوڑے پرنکل کھڑا ہوا مگر وہ ٹھوکرکھا کے زمین پر گر پڑا اور اس نے ا تیر نکالا اور اس کو جواب نہیں میں ملا لیکن سواونٹوں کے انعام کی لالچ غالب تھی اس میں آکے اس نے دوبارہ تیر مارنے کی کوشش کی وہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا لیکن اللہ تعالی کی طرف سےگھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور نہ وہ گھوڑے سے اتر سکا نہ وہ تیر نکال سکا اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ پہنچا دیا اور اس سے ان کے دشمن کو یہ پتہ چل گیا کہ میں جو کچھ کرنے جارہا تھا وہ بہت غلط تھا اور مجھے اس کی سزا مل گئی ہے

ب(کوا باورچی خانے کے پاس بہت مسرور رہتا ہے- ہر لخطے کے بعد کچھ اٹھا کر کسی اور کے لیے کہیں پھینک آتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر سوچتا ہے زندگی کتنی حسین ہے-کہیں بندوق چلے تو کوے -اسے ذاتی توہین سمجھتے ہیں اور دفعتاً لاکھوں کی تعداد میں کہیں سے آ جاتے ہیں

سبق کا نام: ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرّحمن

:خط کشیدہ الفاظ کے معنی

مسرور خوش

لخطے ہر آن

توہین ذلت

تشریح:-

دیئے گئے پیراگراف میں مصنف نے بہت مزاحیہ انداز سے کوّے کے متعلق بتایا ہے اور ساتھ یہ بھی بتانے کی -کوشش کی ہے کہ پرندے اور جانور کس طرح اپنی خصوصیات کی وجہ سے علامت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ کوّے کے مختلف اقسام کے بارے بارے میں کہ کوّا جو ہے وہ کالا ہی پایا گیا ہے اور شکل کے اعتبار سے خوبصورت بھی نہیں ہے- برفانی علاقوں میں کوّا سفید یا سفیدی فائل نہیں پایا جاتا بلکہ وہاں بھی کوّے کالے ہی ہوتے ہیں -کوّا باورچی خانے کے پاس رہ کر بہت خوش رہتا ہے جب بھی کوئی چیز ملی -اٹھا کر لے جاتا ہے اور پھر دوبارہ آجاتا ہے- کوّا بہت تیز ہوتا ہے

وہ جانتا ہے کہ زندگی بہت مختصر ہوتی ہے- سو وہ زیادہ زیادہ دیکھنا چاہتا ہے اور اگر کبھی کوئی بندوق چلا دے

سوال نمبر4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے- **10**

i) حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کون تھیں؟

:جواب

حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہ ؓ کی بڑی ہمشیرہ تھیں

ii) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب:

خواجہ باسط نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام آہ ہے اور مرزا صاحب کا کلام واہ ہے

iii) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب:

سلیم نے کہا کہ وہ چاروں لڑکے شریف الطبع اور با حیا ہیں- جب چلتے ہیں تو گرد نیچی کر کے چلتے ہیں - ان کو اپنے سے کوئی بڑا مل جائے پہچان ہو یا نہ ہو ان کو ضرور سلام کرتے ہیں یہ آپس میں لڑتے نہیں اور نہ ہی گالی گلوچ کرتے ہیں

iv) صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں ؟

جواب:

صحت مند رہنے کے لئے متوازن غذا کے ساتھ ساتھ آرام و سکون بہت ضروری ہے

v)بندوق چلےتوکوّے کیا کرتے تھے؟

جواب:

بندوق چلے تو کوّے اسے ذاتی توہین سمجھتے ہیں اور دفعتاً لاکھوں کی تعداد میں آجاتے ہیں .اس قدر شور مچتا ہے کہ بندوق چلانے والا مہینوں پچھتاتا رہتا ہے

vi) شاعر "امیر مینائی" اپنی حرمت اور آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے ؟

جواب:

شاعر "امیر مینائی "اپنی حرمت اور آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں مرکر مٹی ہو جائے

vii) علامہ محمد اقبال کی نظم میں "شجر" سے کیا مراد ہے؟

جواب:

علامہ محمد اقبال کی نظم میں "شجر "سے مراد ملت و قوم ہے

viii) خواجہ حیدر علی آتش کی عمر کیسے بسر ہوئی ؟

جواب:

خواجہ حیدر علی آتش کی عمر جاگنے میں بسر ہوئی

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں 5

i)امتحان

ii)آرام و سکون

امتحان

مصنف کا کہنا ہے کہ لوگ کی امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے گھبرانے پر ہنسی آتی ہے- آخر امتحان ایسا کیا ہوتا ہے؟ دو ہی صورتیں فیل یا پاس- اس سال کامیاب نہ ہوئے آئندہ سال سہی میرے چین میرے سنے کہ دوسال میں لاء کلاس کا کورس پورا کیا مگر کس طرح ؟شام کو یاروں کے ساتھ ٹہلنے نکلتا- واپسی کے وقت لاء کلاس میں بھی جھانک آتا،منشی صاحب دوست تھے- حا ضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی بعض اوقات والد اور والدہ کہتے بھی تھے اتنی محنت نہ کیا کرو لیکن میں زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا تھا- قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی - پھر ایک دن وہ آیا کہ ہم ٹکٹ لیے ہوئے مقامِ امتحان پر پہنچیں ہی گے- دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی اول تو امداد غیبی دوسرے پرچوں کی الٹ پھیر- پرچہ پڑھنے -کے بعد جیسا میرے چہرے پر اطمینان تھا- شاید ہی کسی کے چہرے پر ہوگا

جب معلوم ہوا کہ اصول قانون کا پرچہ ہے دل کھل گیا- میں نے بھی قلم اٹھا کر لکھنا شروع کردیا کیونکہ اصول قانون - کے لئے کسی کتاب کو پڑھنے کی ضرورت تو ہے ہی نہیں

اس مضمون پر ہر شخص کو رائے دینے کا حق حاصل ہے-امتحان ختم ہوا اور امید نمبر ایک دو کا خون ہو گیا- والد صاحب زبردست سفارش لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے- وہ بہت ہنسے دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے- فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے اِن کا بیٹا امتحان دے اور کوشش میں کروں بندے خدا اپنے لڑکے - سے کہو کہ وہ خود کوشش کرے -کچھ عرصے بعد نتیجہ بھی شائع ہو گیا

میں کم ترین جملہ مضامین میں بذریعہ اعلی فیل ہوا- والد صاحب نے میری اشک شوئی کی اور فرمایا بیٹا گھبرانے "کی بات نہیں- اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی- آخر کہاں تک بے ایمانی ہو گی- "سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا ایک سال کی فرصت مل تو گی

آرام و سکون

ڈاکٹر بیگم کو بلو آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس کے شوہر کو تھکن کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے- مگر فکر کی کوئی بات نہیں اگر انہوں نے ایک دن مکمل آرام کیا تو طبیعت بحال ہو جائے گی -انہیں دوا کی بجائے آرام و سکون کی ضرورت ہے- بیگم ڈاکٹر سے کہتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر کو کئی بار آرام کے لئے کہ چکی ہیں مگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا - ڈاکٹر کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے شوہر کو آرام کرنے کی تاکید دی ہے- کھانے کے لیے چند چیزیں - تجویز کرکے مریض کے کمرے کو پرسکون رکھنے کی تاکید کرکے چلے گئے

ڈاکٹر صاحب کے چلے جانے کے بعد بیوی شوہر کو آرام سے لیٹا رہنے کی تاکید کرتی ہیں- پھر شور کو بتاتی ہیں اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو گھنٹی بجا کر بلا لیں مگر گھنٹی میز پر نہیں ملتی تو نوکر کو خوب غصہ ہوتی ہیں اور گھنٹی تلاش کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ اونچی آواز میں بولتی رہتی ہیں -اتنے میں پانی بھرنے والا کنڈی کھٹکھٹاتا ہے بیوی اسے وہیں سے ڈانٹنا شروع کر دیتی ہے اور شوہر اس شور سے تنگ آکر بیوی سے کہتے ہیں کہ گھنٹی انہوں نے میز پر سے اٹھا کر خود انگیٹھی پر رکھ دی تھی کیونکہ ننھا اسے بار بار بجا رہا تھا- اب بیوی کو اپنے شوہر کی خوراک کا خیال آتا ہے وہ ڈاکٹر کی تجویز کی ہوئی خوراک کے بارے میں شوہر سے مشورہ شروع کردیتی ہیں- ابھی بیوی کی باتیں ختم نہیں ہوئی ہوتیں کہ ننھااپنی کھلونا گاڑی چلانے لگتا ہے- بیوی اسے ڈانٹتی ہے اور وہ رونے لگتا ہے- یہ دونوں آوازیں مل کر ایک عجیب سا سماں پیدا کردیتی ہیں -اسی دوران ایک ملازم کمرے میں جھاڑو دینا شروع کردیتا ہے- شوہر ملازم کو ڈانٹتا ہے اور کمرے سے باہر نکل جانے کو کہتا ہے ساتھ ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگتی ہے شوہر بیوی کو آواز دیتے ہیں مگر وہ اپنے کام دھندے میں مصروف ہوتی ہیں - مجبور ہوکر وہ اٹھتے اور فون سنتے ہیں- ان کی بیوی کی کوئی دوست ان کی بیوی سے ملنا چاہتی ہے- وہ بیوی کو بلانے سے معذرت لیتے ہیں- فون کرنے والی عورت سخت سست کہتی ہے -وہ غصے میں ٹیلی فون بند کر دیتے ہیں اس کے بعد بیوی آتی ہیں اور شور سے الجھنے لگتی ہیں کہ جب اٹھے ہی تھے تو انہیں کیوں نہیں بلایا- اتنے میں ہمسائے کا لڑکا بے سری آواز میں گانے لگتا ہے اور صحن میں نوکر کے ہاون دستے میں ریٹھے کوٹنے کی آواز بھی اس میں شامل ہو جاتی ہے-شور گھبرا کر اٹھتے ہی اپنی ٹوپی اور شیروانی لے کر آرام سکون کی تلاش میں دفتر کا رخ کرتے ہیں

سوال نمبر6: نظم "برسات کی بہاریں " کا خلاصہ یا مرکزی خیال تحریر کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیۓ- **5**

خلاصہ

اس نظم میں شاعر نظیر اکبر آبادی بیان کرتے ہیں کہ موسِم برسات کا موسم کیا اچھا موسم ہے کہ اس میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ برسات کی وجہ سے باغات میں بہار آ گئی ہے۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے قطرے درختوں کے پتوں پر جم جانے سے موتی لگنے لگے ہیں ۔بادل مست ہو کر ہوا کے اوپر گھوم رہے ہیں۔ لگاتار بارش کی وجہ سے بادل دھومیں مچا رہے ہیں ۔ہر جگہ جل تھل ہے۔باغات بھی رہے ہیں اور سبز ے نہا رہے ہیں۔ بارش کی وجہ سے ہر جگہ سبزہ یوں لگتا ہے جیسے سبز چادر بچھی ہو۔ نیچے دیکھوں تو سبزہ اوپر دیکھو تو بادلوں کا کالا رنگ اور دھوپ کے سامنے سے گزرتے ہوئے بادلوں میں کبھی سرخی اور کبھی سفیدی چھلکتی ہے۔ اور یہ منظر بہت بھلا لگتا ہے جس سے انسان تو انسان ماہ و ماہی بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں ۔شاعرفرماتے ہیں کہ اے ربِ کائنات یہ سب تیری قدرت کے نظارے ہیں تیرے سوا کوئی ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ تو ہی گل وگلزار کو خوبصورتی اور نگینی بخشتا ہے۔ انسانوں کی مستی اور دل قریبی تو ایک طرف برسات کے حسین سے لطف اٹھاتے ہوئے تیتر بھی حمد الہی میں مصروف ہوگئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان ،چرند پرند نے نہال ہیں اور قدرت کی عنایات کو دیکھ دیکھ کر ثنا ءخوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

مرکزی خیال

اس نظم میں نظیر اکبر آبادی نے برسات کی بہاریں بڑے ہی احسن انداز سے بیان کی ہیں ۔ برسات میں سبزوں کی لہلاہٹ،بوندوں کی جھمجھماہٹ،بادلوں کی مستیا،بارشوں کی جھڑیاں، پانی کی جل تھل، باغوں میں ہل چل، بھیگتے آنگن ،سرسبز چمن ،کالی گھٹائیں ،ٹھنڈی ہوائیں چہچہاتے پرندے سب مل کر بہت اچھا سماں پیش کرتے ہیں۔انسان تو انسان چرند پرند ہر چیز اس موسم کا خوشگوار اثر لیتی ہے اور اللہ کی پاکی اور بڑائی کا بیان کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ۔

سوال نمبر 7: ہیڈ ماسٹر / ہیڈمسٹرس کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیَے **10**

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب شیخوپورہ

جناب عالٰی !

گزارش ہے کے میں غریب طالبعلم ہوں باپ کی آمدنی بہت کم ہے- ہر وقت پیٹ بھرنے کے لالے پڑے رہتے ہیں اسی وجہ سے اپنی فیس ادا نہیں کر سکتا- میرا تعلیم حاصل کرنے کا شوق مجھے مجبور کر رہا ہے کہ آپ سے مدد کی درخواست کروں لہٰذا ملتمس ہوں کے اسکول کی فیس معاف فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں کرم ہوگا-

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱٦

العارض

ا، ب ، ج

یا

سوال نمبر 7: اپنے بڑے بھائی کے نام خط لکھئے جس میں انہیں اپنی خیریت کے بارے میں اطلاع دینے کی یادہانی ہو **10**

کمرہ امتحان

ا،ب،شہر

۲۰ فروری ۲۰۱۷ء۔

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم!

میں خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی بفضل اللہ خریت سے ہوں گے اور گھر میں سب کیسے ہیں امی ابو بہن بھائی ساری ٹھیک ٹھاک ہیں

آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے اپنی اطلاع نہیں دی تو میں آپ کو یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں نے اپنی خیریت کا خط آپ کو لکھا تھا اب ہو سکتا ہے کہ آپ کو یاد آجائے اور اس کے ساتھ ساتھ میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے کبھی کبھی ہوسٹل کا کھانا کھانے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے مگر اب بہتر ہے انشاللہ چھٹیوں میں میں گھر کا چکر لگاؤں گا امی ابو کو میرا سلام گڑیا اور بیلو کوپیار

اللہ حافظ

آپ کا چھوٹا بھائی

اب ج

سوال نمبر 8: "جس کا کام اسی کو ساجھے" کے عنوان پر کہانی تحریر کیجیے **5**

گرمی کا موسم تھا ،دھوپ شدت کی تھی۔ ہر طرف آسمان سے آگ برسا رہی تھی ۔ایک بڑے جنگل کے کنارے ایک بڑ کا درخت شاخوں اور پتوں کی چھتری تانے کھڑا تھا ۔اس کی گھنی چھاؤں میں ایک بڑھئ لکڑی کے بڑے بڑے لٹھ چیرنے میں مصروف تھا ۔وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ اس نے کبھی بڑکی چھاؤں کے سوا کسی طرف خیال نہیں کیا تھا ۔ بڑ کے درخت کے اوپر ایک بندر بھی رہا کرتا تھا ۔ بندر بڑی توجہ سے بڑھئ کو لکڑی چیرتے دیکھا کرتا تھا۔ اسے بڑھئی کا کام اتنا پسند آیا اور دل ہی دل میں اس سے بھی لکڑی چیرنے کی سوجھی۔ اتفاق سے بڑھئ کو دوپہر کے وقت کھانا کھانے کے لیے گاؤں جانا پڑا تو بندر درخت سے اترا اور بڑھئی کے اوزار اٹھا کر لٹھ سے کھیلنے میں مصروف ہو گیا ۔ بڑھی لکڑی کی لٹھ کو آدھا چی چکا تھا اور اس کی درز میں پچر لگا ہوا تھا۔ بندر نے لٹھ کو مزید چیرنے کے لئے اس سے درز سے پچر کو زور لگا کر نکال باہر پھینکا ۔ لیکن جوں ہی پچر درز سے باہر نکلی بندر کا ہاتھ اس درز میں پھنس گیا۔ اب کیا ہوا ۔ بندر نے زور زور سے چیخنا چلانا شروع کر دیا اور مارے درد کے تڑپنے لگا مگر وہ ایسا پھنسا کے نکل ہی نہ سکا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا ۔ بڑھئ جب کھانا کھا کر گاؤں سے واپس آیا تو بندر کو بے حس و حرکت پڑے دیکھا۔ اس نے جلدی پچر اٹھائی اور درز میں ٹھونک دی بڑھئ نے بڑی مشکل سے بندر کا ہاتھ کھینچ کر نکالا، لیکن وہ تو ہل ہی نہ سکا۔ بڑھئ نے دیکھا کہ بندر تو مر چکا ہے ۔ بڑھئ نے اسے اٹھایا اور دور جنگل میں جا پھینکا ۔ اور مرے ہوئے بندر کو دیکھ کر کہنے لگا ۔

"بے وقوف تو بندر تھا، بڑھئ بننے کی آرزو میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ۔"

سچ ہے :جس کا کام اسی کو ساجھے

نتیجہ: ہر کام میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیے اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔

یا

سوال نمبر 8- دکاندار اور خریدار کے درمیان مہنگائی کے موضوع مکالمہ تحریر کیجیے **5**

خریدار :السلام علیکم!

دکاندار :وعلیکم السلام !آئیے تشریف لائیے

خریدار :السلام علیکم!

دکاندار :وعلیکم السلام !آئیے تشریف لائیے

خریدار :آپ کی دکان میں جرابیں ہیں؟

دکاندار :ہاں جی مل جائیں گی ،اس کے علاوہ بنیان، رومال وغیرہ بھی ہیں

خریدار :جرابیں دکھائیں

دکاندار :یہ دیکھیں ۔نہایت عمدہ اور گرم ہیں

خریدار :آپ نے بنیانوں کا ذکر کیا تھا وہ بھی دکھائیں

دکاندار :یہ دیکھیں بنیان کتنی دوں

خریدار :آپ مال دکھا رہے ہیں قیمت نہیں بتاتے ۔ کیا قیمت نہیں لیں گے

دکاندار :جرابیں بیس روپے اور بنیان تیس روپے کی ہیں

خریدار :یہ قیمت تو زیادہ ہے۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ چیزیں نفیس اور عمدہ ہیں

دکاندار :ہم اپنے مال کو چندروپوں کے نفع پر بھیجتے ہیں ۔ تسلی کے لئے کسی دوسرے دوکاندار سے پوچھ لیں

خریدار :اچھا میاں صحیح صحیح قیمت بتاؤ تا کہ میں کچھ اور بھی پسندکرو

"دکاندار :صاحب !یہاں تو "ایک زبان ایک دام

خریدار :پانچ جرابوں کے جوڑے اور دو بنیانیں دے دیں

دکاندار :یہ لیجیے۔)سامان دیتے ہوئے(

خریدار :یہ رہا آپ کا بل۔ اللہ حافظ ، آئندہ بھی چکر لگاؤں

سوال نمبر9: جملوں کی درستی کیجیے- **5**

i) میں نے اکرم دیکھا

میں نے اکرم کو دیکھا

ii) امجد نے کراچی جانا ہے

مجد کو کراچی جانا ہے

iii) میں نے کتاب پڑھنا ہے

میں نے کتابپڑھنی ہے

iv) ریوڑ جنگل میں چر رہی ہے

ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے

v) عید کا سورج ہونا

عید کا چاند ہونا

یا

سوال نمبر9- درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں **5**

i) آبیل

آبیل مجھے مار

ii) آدمی کا شیطان

آدمی کا شیطان آدمی کا شیطان آدمی سے

iii) باسی گڑھی

باسی گڑھی میں ابال آیا

iv) بعد اچھا

بعد اچھا بدنام برا

v) جس کی لاٹھی

جس کی لاٹھی اس کی بھینس